

برسوں کی دھول

تنہائی، افسردہ لمحے، لمبی راتیں
سرد ٹھٹھرتا، کھرے کا موسم
کچھ غم
اور ہم!

جذ بے جودل میں ہی رہے
اور سوچیں جو خود تک ہی رکھیں
سوچوں اور جذ بوں سے پیہم
آنکھوں کا نم
اور ہم!

ماضی کے گم گشتہ رستوں پہ بچھڑے
کچھ سنگی ساتھی
اُن کی باتوں کا زبرد ہم

قلب و آگہی

ریت پہ پل دوپل کی شبنم
اور ہم!

کھرے کے موسم سے پیچھے چھوڑ آئے جو
گرم حرارت بخش دنوں کے کچھ رشتے
کچھ اپنے ہمد
اور ہم!

اب بھی اکثر
یاد کے پیچھے آ جاتے ہیں
دل کے سونے آنگن میں بس سائے سے لہرا جاتے ہیں
وقت کی گھڑیاں رہ جاتی ہیں
بے دل، بے دم
اور ہم!

قلب و آگہی

اب بھی خواہش جاگ اُٹھتی ہے
دل دکھتا ہے مدھم مدھم
افسردہ راتوں کی سرگم
اور ہم!

جان چکے ہیں
اب تو دل سے مان چکے ہیں
کہ برسوں کی دھول کے پیچھے
کہاں ملیں گے
اپنے محرم
اور ہم!

<https://emad-ahmad.com/>